© rasailojaraid.com

سید کاشف گیلانی

مرزا غلام احمد کادیانی

فرنگی کھیل میں گاماں فقط بچہ جمورا تھا
حقیقت میں وہ اک ہلکائے کتے کا کتورا تھا

مسلمانوں کے ایمانوں کا قتلِ عام کرنے کو
نبوت کادیاں والے پیمبر کی دھتورا تھا

چپک جانا وہ اس کا ملت بیضا کی چمڑی سے
یہ ثابت کر چکا ہے نسل میں وہ کن کھجورا تھا

کوئی ہو کادیانی یا ہو لاہوری وہ کافر ہے
پڑے گا فرق کیا خنزیر کالا تھا کہ بُھورا تھا

خدا کے برگزیدہ لوگ ایسے ہو نہیں سکتے
نبی کا نام گاماں تھا خلیفہ اس کا نُورا تھا

اسے انسان کہہ دینا بھی ہے توہین انساں کی
وہ کانا آدمی بھی نامکمل تھا اُدھورا تھا

نکلتا فلسفے کے دودھ سے پھر کس طرح مکھن
کہ دی انگریز نے اُس کو نہ چاٹی نہ چٹورا تھا

خدا شاہد ہے اسکی قبر پر لعنت برستی ہے
نہ اک الہام سچا تھا نہ اک وعدہ ہی پورا تھا

غلام احمد کی تحریریں بھی پڑھ کر دیکھ لو کاشف
ہماری نظم پڑھ کر تم نے بے شک مُنہ بسورا تھا

انتخابی لیڈر سے

باتیں تمہاری سن کے تو سر دُھن رہا ہوں میں
پھر مفلسی میں خواب کئی بن رہا ہوں میں

مجھ کو کسی نے بھی نہ چنا رحم کے لئے
کتنے برس سے راہ نما چن رہا ہوں میں

اے قلب ناصبور نہیں دور انقلاب
کچھ کشتگان غم کی صدا سن رہا ہوں میں

تازہ ہوئی ہیں یادیں غلامی کے دور کی
گرمی فضا میں ظلم کی ہے بھن رہا ہوں میں

کاشف نہ جائے گی کوئی فریاد رائیگاں
ہاتف کی یہ فلک سے ندا سن رہا ہوں میں

© rasailojaraid.com